50070-قیام اللیل کا اجرو ثواب

سوال

قیام اللیل کا اجرو ثواب کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

قیام اللیل سنت مؤکدہ ہے ، اورکتاب وسنت میں اس کی تواتر سے نصوص ملتی ہیں جن میں قیام اللیل کرنے پر ابھارا گیا اوراس کی ترغیب دی گئی ہے ، اوراس کی شان و عظمت اور عظیم اجرو ثواب کو بیان کیا گیا ہے ۔

قیام اللیل کی تثبیت ایمان میں عظیم شان پائی جاتی ہے ، اوراعمال کی بزرگی اورشان میں معاون ثابت ہوتا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے کپڑے میں لپٹنے والے ، رات کے وقت نماز میں کھڑے ہوجاؤ مگر کم ، آدھی رات یا اس سے بھی کم کرلے ، یا اس سے بڑھادے اورقرآن ٹھر ٹھر کر صاف پڑھا کر ، یقینا ہم تجھ پر عنقریب بہت بھاری بات نازل کریں گے ، بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے ، اوربات کو بہت درست کردینے والا ہے }.المزمل (1–6) ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اہل ایمان اوراہل تقوی کو بہت اچھی خصلتوں اوراعمال جلیلہ کرنے پرمدح وتعریف کی ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ہماري آيتوں پر توہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی بھی نصیحت کی جاتی ہے تووہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اوراپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اورتکبر نہیں کرتے ۔

ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ تھلگ رہتی ہیں ، اپنے رب کو خوف اورامید کے ساتھ پکارتے ہیں ، اورجوکچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں ، کوئی نفس نہیں جانتا کہ جوکچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک انکے لیے پوشیدہ کررکھی ہے ، جوکچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کا یہ بدلہ ہے }السجدۃ (15–17) ۔

اورایک مقام پران کے اوصاف کچھ اس طرح بیان کیے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اورجواپنے رب کے سامنے سجدے اورقیام کرتے ہوئے راتیں بسر کرتے ہیں ، اورجو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے ، بلاشبہ وہ ٹھرنے اوررہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے }. ۔

اورچند آیات آگے چل کر یہ فرمایا :

{یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند وبالاخانے دیے جائیں گے جہاں انہیں دعاوسلام پہنچایا جائے گا، اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے وہ رہنے کے لیے بہت ہی اچھی جگہ اور مقام ہے} الفرقان (64–75) ۔

ان آیات میں قیام اللیل کی فضیلت کی تنبیہ پائی جاتی ہے اوراس کا اجروثواب بھی جومخفی نہیں ، اورپھر یہ عذاب جہنم سے دوری اور جنت میں داخلے اور کامیابی کا سبب بھی ہے اوراسی بنا پر جنت میں پائی جانی والی ہیشہ ہمیشہ کے لیے نعمتوں کا حصول بھی ہوتا ہے ۔

اوراس اس کے ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین کا قرب وپڑوس بھی پایا جاتا ہے ، اللہ تعالی ہمیں یہ انعامات حاصل کرنے والوں میں شامل فرمائے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ الذاریات میں متقین کی صفات بیان کیں ہیں اوران میں قیام اللیل کو بھی ذکر فرمایا ہے ، اوریہ بیان کیا ہے کہ ایسی صفات کے مالک لوگ وسیع جنات کے مالک بنے اورانہیں اس کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ۔

فرمان باری تعالی ہے :

{بلاشبہ متقی لوگ بہشتوں اورچشموں میں ہوں گے ، ان کے رب نے انہیں جوکچھ عطا فرمایا ہے اسے حاصل کررہے ہونگے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے ، اوروہ رات کو بہت ہی کم سویا کرتے تھے ، اور سحری کے وقت استغفار کیا کرتے تھے} الذاریات (15–18) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سی احادیث میں قیام اللیل پر ابھارا اوراس کی ترغیب دلائی ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1163) ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا :

(تم رات کا قیام ضرور کیا کرو ، اس لیے کہ تم سے پہلے صالح لوگوں کی یہی عادت تھی ، اوریہ تمہارے رب کے قرب کا باعث بھی ہے ، اورگناہوں ومعاصی کو ختم کرنے والا ہے ، اورگناہوں سے منع کرنے والا ہے)

سنن ترمذی حدیث نمبر (3549) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (452) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

قولہ : (فانہ داب الصالحین) یعنی ان کی عادت اور حالت ۔

قولہ : (وھو قربۃ الی ربکم) یعنی یہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے والی اشیاء میں سے ہے ۔

قولہ : (ومکفرۃ للسیات) یعنی برائیوں کو مٹاڈالتا اور ختم کردیتا ہے ۔

قولہ : (ومنھاۃ للاثم) یعنی گناہ کے ارتکاب سے روکتا ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{یقینا نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے} ۔

اور عمرو بن مرۃ الجھنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قضاعۃ قبیلے کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا :

مجھے بتائیں کہ اگر میں گواہی دوں کے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یقینا آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں ، اور پانچوں نماز کی ادائیگی کروں ، اور رمضان کے مہینہ کے روزے رکھوں اور قیام کروں ، اور زکاۃ ادا کروں تو مجھے کیا ملے گا ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

جو شخص بھی ایسے اعمال کرتا ہوا فوت ہو جائے وہ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا) صحیح ابن خزیمۃ ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن خزیمہ (2212) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یقینا جنت میں کچھ ایسے بالاخانے بھی ہیں جن کے اندر سے ان کا باہر والا حصہ دیکھا جا سکتا ہے ، اور ان کے باہر سے اندر والا دیکھا جاتا ہے ، تو ایک اعرابی شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ بالاخانے کس کے لیے ہیں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے بھی اچھی اور بہتر کلام کی ، اور کھانا کھلایا ، اور روزوں پر ہمیشگی کی ، اور رات کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تو اس نے نماز ادا کی) سنن ترمذی حدیث نمبر (1984) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے : اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جتنا مرضی زندہ رہ لیں بالآخر آپ کو موت نے آگھیرنا ہے ، اور جس سے چاہیں محبت کر لیں یقینا بالآخر آپ اس سے جدا ہو جائیں گے ، اور جو چاہیں عمل کر لیں آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا ، اور آپ آپنے علم میں رکھیں کہ مومن کا شرف مرتبہ اس کے قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے استغناء اور بے پرواہی ہے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (73) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(جو شخص بھی دس آیات کے ساتھ قیام کرے وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا ، اور جس نے ایک سو آیات پڑھ کر قیام کیا وہ قانتین میں لکھا جائے گا ، اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھ کر قیام کیا اسے مقنطرین میں لکھا جائے گا) ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (1398) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

مقنطرین وہ لوگ ہیں جنہیں اجر و ثواب کا قنطار دیا جائے گا ، اور قنطار سونے کی ایک مقدار کو کہتے ہیں ، اور اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ چار ہزار دینار ہیں ۔

اور قنطار کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ : بیل کی کھال کو سونے سے بھرا جائے تو اسے قنطار کہا جاتا ہے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : اسی ہزار دینار ہیں ، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : بہت زیادہ مال جس کی مقدار معلوم نہ ہو کو قنطار کہا جاتا ہے ۔

دیکھیں " النھایۃ فی غریب الحدیث لابن الاثیر "

حدیث سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایک ہزار آیت کے ساتھ قیام کرنے والے کے اجروثواب کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی نے روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قنطار دنیا اوراس میں پائی جانے والی اشیاء سے بہتر ہے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (638) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

فائدہ :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

سورت الملک یعنی تبارک الذي بیدہ الملک سے قرآن مجید کے آخر تک ایک ہزار آیات ہیں ۔ اھ

لھذا جس نے بھی سورۃ الملک سے لیکر آخر قرآن مجید تک پڑھ کر قیام کیا اس نے ایک ہزار آیت کے ساتھ ہی قیام کیا ۔

واللہ اعلم .